سوال

(141)وتر کے نفل پڑھنا اور وتروں میں دعا نہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے نماز عشاء کے بعد وتر ادا نہیں کئے، اس لئے کہ وہ نیند سے بیدار ہوکر پڑھنا چاہتا تھا۔ جب پچھلی رات بیدار ہوا تو فجر کی اذان ہو چکی تھی یا جب نفل پڑھنا شروع کئے تو فجر کی اذان ہونے لگی، اب کیا نفل پڑھ کر وتر پڑھنے چاہییں یا صرف نفل پڑھنے پر اکتفا کیا جائے، نیز وتروں میں اگر دعا نہ پڑھی جائے تو کیا وتر ہو جائیں گے۔ ہمارے ہاں وتر پڑھنے کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھے جاتے ہیں ان کی شرعی حیثیت کیا ہے، جبکہ وتر رات کی آخری نماز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس ایک سوال میں کئی سوالات ہیں، ان کے جوابات سے پہلے اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔ کہ نماز وتر تہجد کا حصہ ہے نماز عشاء کا جز نہیں کہ اس کے ساتھ ہی پڑھنا ضروری ہو، نماز وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے، جیسا کہ حدیث میں اس کے وقت کی تعین کی گئی ہے۔ [ابوداود، الصلوۃ:۱۴۱۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''نماز وتر صبح سے پہلے پڑھو۔'' [صحیح مسلم، صلوۃ المسافرین:۷۵۴]

جس انسان کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری اوقات میں بیدار نہیں ہو سکے گا، اسے چاہیے کہ وہ وتر پڑھ کر سوئے، اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا افضل ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''تم میں سے جسے یہ خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر پڑھ لے، پھر سو جائے۔'' [مسند امام احمد، ص:۳۱۵، ج۲]

حضرت ابوہریرہ، حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہم کو آپ نے وصیت کی تھی کہ عشاء کے بعد سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کریں، اب ترتیب وار جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جو شخص نمازِ فجر سے اٹھا اور اس نے نفل شروع کر دیے اور اس دوران اذان ہو گئی تو ان نوافل کو وتر بنا لے اور انہیں مکمل کر لے اور اگر صبح کی اذان کے بعد بیدار ہو تو وتر ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں:

1۔ وہ جب بھی بیدار ہو، اسی وقت وتر ادا کرے، خواہ وہ اذان کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وتر کے وقت سویا رہے یا اسے وتر

پڑھنا بھول جائیں تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو اسی وقت پڑھ لے۔'' [جامع ترمذی، الصلوٰۃ: ۴۶۵]

ترمذی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ ''جب کوئی نماز وتر سے سو رہے، جب صبح کرے تو پڑھ لے۔'' [حدیث نمبر ۴۶۹]

2۔ فوت شدہ وتروں کو ادا کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ وہ دن چڑھے بارہ رکعت پڑھ لے، اس سے وتروں کی تلافی ہو جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب نیند یا کوئی تکلیف قیام اللیل سے رکاوٹ بن جاتی تو آپ دن میں بارہ رکعت ادا فرمالیتے۔ [سنن دارمی، الصلوٰۃ: ۴۳۹]

وتر میں دعائے قنوت کے محل کے تعین میں اختلاف ہے احناف رکوع سے پہلے دعا کرنے کے قائل ہیں، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے رکوع کے بعد دعا کرنے کا موقف اختیار کیا ہے۔ ہمارا رجحان یہ ہے کہ اگر قنوت وتر کو قنوت نازلہ کی شکل نہیں دی گئی، یعنی اس میں دیگر ہنگامی ادعیہ شامل نہیں کی گئی ہیں۔ تو قنوت رکوع سے پہلے کرنا چاہیے، جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔'' [سنن النسائی، قیام اللیل: ۱۷۰۰]

اس روایت کے دو مزید طریق ہیں ان میں بھی رکوع سے پہلے قنوت کرنے کی صراحت ہے۔

1۔ طریق فطر بن خلیفہ۔ [دار قطنی، ص: ۳۱، ج ۲] 2۔ طریق مسعر بن کدام۔ [بیہقی، ص: ۴۱، ج ۳]

نیز حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے قنوت سکھائی کہ میں وتر ادا کرتے وقت جب قراءت سے فارغ ہو جاؤں تو اسے پڑھوں۔ [کتاب التوحید لابن مندہ، ص: ۹۱، ج ۲]

اس کے علاوہ حضرت ابن عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا معمول کتب حدیث میں یہی منقول ہے کہ وہ رکوع سے پہلے قنوت کیا کرتے تھے۔ ہاں، اگر وتروں کی دعا کو ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کی شکل دے دی جائے تو رکوع کے بعد دعا کی جائے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو نماز تراویح باجماعت پڑھانے کے لئے مقرر کیا تو وہ ہنگامی حالت کے پیش نظر مخالفین اسلام کے خلاف بددعا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کرنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے اور سجدہ میں چلے جاتے۔ [صحیح ابن خزیمہ، ص: ۱۵۶، ج ۲]

وتروں میں دعائے قنوت پڑھنا مسنون ہے اگر رہ جائے تو وتر ہو جاتے ہیں انہیں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، جیسا کہ حضرت ابن عمر، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم، امام مالک رحمہ اللہ سے ایسی روایات ملتی ہیں، کہ وہ وتروں میں دعائے قنوت نہیں کرتے تھے۔ [مختصر قیام اللیل، ص: ۲۲۷]

حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قنوت چھوڑ دینا ایک سنت کا ترک ہے، جس پر سجدہ سہو ضروری نہیں ہے، البتہ حضرت حسن بصری، ابن ابی لیلیٰ، حماد اور سفیان رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وتروں میں دعائے قنوت رہ جائے تو سجدہ سہو سے تلافی ہو سکے گی۔ [مختصر قیام اللیل، ص: ۲۴۲]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل کے پیش نظر ہمارا یہ رجحان ہے کہ وتروں میں قنوت کرنا مستحب اور بہتر ہے اگر رہ جائے تو وتر ہو جائیں گے سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنا مسنون ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ [مسند امام احمد، ص: ۹۸، ج ۶]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں صراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے اور جب رکوع کرنا ہوتا تو کھڑے ہو جاتے۔ [ابن ماجہ

،الصلوٰۃ : ۱۱۹۶]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ان کے ادا کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''یہ سفر گرانی اور مشقت کا باعث ہے، اس لئے وتر کے بعد دو رکعت پڑھ لی جائیں، اگر صبح کی نماز تہجد کے لئے بیدار ہو جائے تو بہتر بصورت دیگر اس کے لئے یہی دو رکعات کافی ہیں۔'' [صحیح ابن خزیمہ، ص: ۱۵۹، ج ۲]

اگرچہ بعض روایات میں وتر کو رات کی آخری نماز قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وتر کو تم اپنی رات کی آخری نماز بناؤ۔'' [صحیح بخاری، الوتر: ۹۹۸]

لیکن مندرجہ بالا آپ کا عمل مبارک اور حکم اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ حکم محض استحباب کے لئے ہے وجوب کے لیے نہیں۔ اس بات کی وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا امت کے لئے استحباب کے درجہ میں ہے، البتہ انہیں بیٹھ کر ادا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا علم ہوا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی نسبت نصف ثواب ملتا ہے، چنانچہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، اس پر انہوں نے تعجب کیا ہے اور عرض کیا کہ مجھے تو آپ کی فلاں بات پہنچی ہے اس پر آپ نے فرمایا: ''میں آپ کی طرح نہیں ہوں۔'' [صحیح مسلم، المسافرین: ۱۷۳۵]

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بھی پورا ثواب ملتا ہے، اس کے باوجود آپ صرف قراءت بیٹھ کر کرتے تھے رکوع کرنے سے پہلے کھڑے ہو جاتے تھے جو حضرات وتروں کے بعد مکمل دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:176